يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ و تحقیق

فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم و تعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

اگر کسی آگ کے الاؤ کو بجھانا مقصود ہو تو جس شدت کی آگ جل رہی ہو اور شعلے بلند ہو رہے ہوں اسی مناسبت سے اگر اس پر پانی کا بہاؤ ہو گا تو آگے بجھے گی۔ ویسے بھی انٹی بائیٹک ادویات (Anti Biotics Medicines) زیادہ تر کڑوی کسیلی، ترش اور تلخ ہی ہوتی ہیں۔

لیکن اس کتاب میں جو کچھ بھی ہے وہ مضبوط دلائل پر مبنی ہے۔ زیادہ تر اس میں چمنستان قرآن ہی سے پھول چنے گئے ہیں اور قرآنی آیات کو سب سے زیادہ کتاب میں جگہ دی گئی ہے۔ اس کے بعد احادیث رسول ﷺ کو سب سے بڑا مأخذ بنایا گیا ہے۔ تیسرے نمبر پر علماء امت، سلف صالحین کے اقوال، اقتباسات اور توضیحات کو پیش خدمت کیا گیا ہے۔ علماء امت کے اقوال کو محض اس لیے پیش کیا گیا ہے تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ اس موضوع سے متعلق آیات واحادیث کی شکل میں من وعن پیش کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کتاب میں جو کچھ ہے وہ بلاشبہ مضبوط اور مستحکم دلائل پر مشتمل ہے۔ کچی پلی باتوں، من گھڑت روایتوں اور جھوٹے قصے کہانیوں کو اس کتاب میں کوئی جگہ نہیں دی گئی۔ یہ کتاب محترم ومکرم الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ کی ترتیب دی ہوئی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس میں اختصار اور ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے دس عنوانات قائم کئے ہیں۔ یہ دس عنوانات دراصل دس مسائل ہیں اور شروع میں فاضل مؤلف نے ایک طویل مگر مفید مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

یہ بھی ایک سچ ہے کہ راقم الحروف نے اس کتاب کا ترجمہ نہیں، بلکہ ترجمانی کی ہے، مؤلف جو بات سمجھانا چاہتا ہے۔ بندۂ ناچیز نے پہلے پوری محنت اور جانفشانی سے پہلے اسے خود سمجھا ہے، پھر وہی بات اس کتاب کے قابل صد احترام قارئین کو سمجھانے کی پوری کوشش کی ہے۔ ترجمانی کرتے وقت ''لکیر کا فقیر'' تو بنا جاسکتا ہی نہیں۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ میں نے اصل کتاب کا معنی ومفہوم ہی بدل ڈالا ہو، ایسا ہرگز نہیں ہے۔

چند باتوں کو اس کتاب کی تیاری میں عاجز نے ملحوظ رکھا ہے، جو درج ذیل ہیں:

❶ کتاب میں اگر کوئی آیت، حدیث یا صحیح سند سے ثابت شدہ واقعہ نامکمل تھا تو اصل کتاب کی طرف مراجعت کر کے اس کو مکمل کر دیا گیا ہے۔

❷ اگر کسی جگہ بات مبہم تھی تو ربط قائم رکھتے ہوئے آگے پیچھے کچھ توضیحی جملے استعمال کر کے اس کو واضح کر دیا ہے۔

تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم اللہ کے حکم سے عذاب آنے کا انتظار کرو اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

"جہاد کو ترک کر کے دنیاداری کو اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ نے درج ذیل مقام پر مسلمانوں کو سخت سست کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝﴾ (التَّوبة=38:9)

"اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے نکل پڑو تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگی پر ہی ریجھ گئے ہو۔ سنو! دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں کچھ یونہی سی ہے۔"

ان آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ موجودہ ابتر وبدتر صورت حال کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اپنے اہل وعیال، خاندان وبرادری، اَعِزّا وا قارب اور دوست واحباب کی محبت کو مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت سے، اس کے رسول ﷺ کی محبت سے اور دنیا بھر کے اہل ایمان کی محبت سے مقدم کیا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں پر آج صرف دنیا اور دنیا کے ساز وسامان کی محبت سوار ہے۔ پیٹ اور پلیٹ کی خاطر آج مسلمان دنیا کے سوکھے ٹکڑوں کے ساتھ چمٹے اور جھکے ہوئے ہیں۔ آج کا مسلمان موت سے کراہت اور نفرت کرتا ہے۔ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ہی کو رسول اللہ ﷺ نے "وہن" قرار دیا ہے۔ یہ "وہن" ہی ترک جہاد کا سبب ہے اور ترک جہاد امت مسلمہ کی ذلت ورسوائی اور اللہ رب العزت کی آنکھ سے گر جانے کا واحد سبب ہے۔ اگر ہم بنظر غائر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان، ختم الرسل، سید ولد آدم جناب محمد ﷺ نے ایک طبیب حاذق کی طرح مرض کی تشخیص بھی فرمائی اور اس کا تیر بہدف علاج بھی بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ عَنْكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ)) [1]

[1] صَحِيح أَبِي دَاوُد=كِتَابُ الْجِهَادِ: بَابٌ فِي النَّهِي عَنِ الْعِينَةِ، الحديث: 6592، سِلْسِلَةُ أَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ، اَلْحَدِيث: 11. اس حدیث کو تین اسناد سے بیان کیا گیا ہے:

"جب تم سودی کاروبار شروع کردو گے۔ گائے کی دمیں پکڑ لو گے، کھیتی باڑی پر تکیہ کر بیٹھو گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اسے اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تم اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس نہ پلٹ آؤ۔"

اسی لیے ہمارے پروردگار، اللہ رب العالمین نے ہمیں اس بات سے ڈرایا ہے کہ جب تم ہمارے پسندیدہ دین "اسلام" کو بدل ڈالو گے۔ ہماری نازل کردہ شریعت سے منہ موڑ لو گے تو میں تمہیں دنیا سے مٹا کر نئی قوم زمین پر آباد کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

---

(۱) پہلی سند: مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام بیہقی ﵏ نے روایت کیا ہے۔ علامہ منذری ﵀ نے سیدنا عبد اللہ بن عمر ﵄ کی سند سے اس کو "الترغیب والترہیب" میں نقل کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل ﵀ نے بھی اس کو "المسند" میں ذکر کیا ہے۔ اس روایت کی سند کچھ یوں ہے:

(عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ أَبِي جُنَابٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اس سند کے ساتھ درج ذیل تین روایات محدثین نے نقل کی ہیں:

۱۔ (لَئِنْ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ وَأَخَذْتُمْ بِأَذْنَابِ الْبَقَرِ وَتَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ لَيُلْزِمَنَّكُمُ اللّٰهُ مَذَلَّةً فِي رِقَابِكُمْ لَا تَنْفَكُّ عَنْكُمْ حَتّٰى تَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ وَتَرْجِعُوا عَلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) البتہ اگر تم جہاد ترک کردو گے، گائے کی دمیں پکڑ لو گے۔ سودی کاروبار شروع کردو گے تو اللہ تمہاری گردنوں میں ذلت ورسوائی کا ہار ڈال دے گا۔ ذلت ورسوائی کا ہار مسلسل تمہاری گردنوں میں لٹکتا رہے گا۔

اس ذلت کو اس وقت تک ان سے نہیں ہٹائے گا جب تک وہ اپنے دین کی طرف نہ پلٹ آئیں۔"

۳۔ اسی سند سے اس روایت کو امام طبرانی ﵀ نے اپنی تالیف لطیف "الطبرانی الکبیر" میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

﴿إِذَا ضَنَّ النَّاسُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَتَرَكُوا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَزِمُوا أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَتَبَايَعُوا بِالْعِينَةِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بَلَاءً لَمْ يَرْفَعْهُ حَتّٰى يُرَاجِعُوا دِينَهُمْ﴾

"جب لوگ درہم ودینار کے بارے میں کنجوسی کا مظاہرہ کریں گے۔ جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ بیٹھیں گے، گائے کی دمیں پکڑ بیٹھیں گی۔ سودی کاروبار شروع کردیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر سخت آزمائش مسلط کردے گا۔ پھر اس آزمائش کو اس وقت تک نہیں اٹھائے گا (یعنی اس وقت تک دور نہیں کرے گا) جب تک وہ اپنے دین کی طرف نہیں پلٹ آتے۔"

(۲) دوسری سند: امام ابن قیم ﵀ فرماتے ہیں اس حدیث کو امام ابوداؤد ﵀ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے وہ صحیح سند یوں ہے:

﴿عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْبِصْرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ﴾

امام ابن قیم ﵀ فرماتے ہیں یہ دونوں سندیں ہی حسن درجے کی ہیں، دونوں ایک دوسرے کو مضبوط اور قوی کرتی ہیں۔ پہلی سند کے تمام ہی راوی بڑے بڑے مشہور امام ہیں۔ اس میں یہ خدشہ ہو سکتا ہے کہ امام اعمش نے امام عطاء سے سنا ہو یا نہ سنا ہو۔ اسی طرح یہ اندیشہ بھی موجود ہے کہ امام عطاء نے سیدنا عبد اللہ بن عمر ﵄ سے سنا ہو یا نہ سنا ہو۔ لیکن دوسری سند جو پہلی سند کو پختہ کرتی ہے وہ اس اندیشہ کو دور کردیتی ہے۔ کیونکہ دوسری سند سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس حدیث کا سیدنا ابن عمر ﵄ سے بہر حال ایک محفوظ اصل ضرور ہے۔ یہ حدیث بالکل بغیر اصل کے نہیں ہے۔ امام عطاء خراسانی مشہور ثقہ راوی ہیں۔ اسی طرح حیوۃ بن شریح المصری بھی ثقہ راوی ہے۔ امام ابو عبد الرحمن اسحاق محدثین کے مشہور استاد ہیں مصر کے بہت زیادہ ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ مثلاً حیوۃ بن شریح۔ لیث اور یحییٰ بن ایوب وغیرہ نے۔

۳۔ تیسری سند: اس حدیث کی ایک تیسری سند بھی ہے۔ جو اس طرح ہے:

﴿رَوَاهُ السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

یہ تیسری سند بھی واضح کرتی ہے کہ بہر حال اس حدیث کا "محفوظ اصل" ضرور ہے۔ اس پوری تفصیل کے لیے دیکھیے۔ حاشیہ ابن قیم علی سنن ابی داؤد: 9/245